سوال

(330) بہن کو وراثت سے محروم کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تقسیم وراثت کے وقت ایک بہن کو غریب اور کمزور سمجھتے ہوئے جائیداد سے محروم کرنا جائز ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دور جاہلیت میں عورتوں کو میراث میں شامل کرنے کا دستور نہ تھا بلکہ عورت خود ترکہ شمار ہوتی تھی۔ اللہ تعالی نے اس کے متعلق حکم امتناعی جاری فرمایا کہ:

''اے ایمان والو! تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ۔[1]

بلکہ عورتوں کا مرنے والے کی جائیداد سے حصہ مقرر فرمایا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''مردوں کےلیے اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ چھوڑ جائیں خواہ یہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ، ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے۔'' [2]

اس آیت سے درج ذیل احکام معلوم ہوتے ہیں:

1 ترکہ میں عورتوں کےلیے باقاعدہ حصہ ہے انہیں محروم نہیں کیا جا سکتا۔

2 ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ، منقولہ ہو یا غیر منقولہ بہر حال وہ تقسیم ہو گا۔

3 قریبی رشتہ داروں کی موجودگی میں دور والے رشتہ دار محروم ہوں گے۔

بہر حال اسلام نے میت کی جائیداد میں عورتوں کو شریک کیا ہے، صورت مسؤلہ بہت ہی تکلیف دہ ہے کہ باپ کی جائیداد سے ایک بیٹی کو صرف غریب اور کمزور ہونے کی وجہ سے محروم کیا گیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں ورثا کے حصے مقرر فرمائے ہیں وہاں آخر میں تنبیہ بھی کی ہے:

''یہ اللہ کی حدود ہیں ، جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ، اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ، یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا اور اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا ۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کریں گے ، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ، نیز اسے رسوا کن عذاب ہو گا ۔ ''[3]

بہن کو کمزور اور غریب خیال کر کے جائیداد سے محروم کرنا اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا ہے ، اس پر بہت سخت وعید ہے ، خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جنت سے محروم کر دیں ۔

---

[1]النساء : ۱۹۔

[2]النساء : ۷۔

[3]النساء : ۱۳۔۱۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر :298

محدث فتویٰ